International Journal of Advance and Applied Research
www.ijaar.co.in
ISSN – 2347-7075 Impact Factor – 8.141
Peer Reviewed Bi-Monthly
Vol. 12 No. 6 July – August 2025

ناول ”آئیڈنٹٹی کارڈ“ کا ایک فکری و فنی مطالعہ

طارق حسین تمکین
ایسوسیٹ پروفیسر جموں کشمیر
Corresponding Author - طارق حسین تمکین
DOI - 10.5281/zenodo.22158816

تلخیص (Abstract)

صلاح الدین پرویز اردو ادب کے ان منفرد تخلیق کاروں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے شاعری کے ساتھ ساتھ ناول نگاری میں بھی نئے فکری اور فنی تجربات کیے۔ ان کی ناول نگاری میں تاریخ، تہذیب، مذہب، روحانیت، انسانی شناخت اور عصری صورتِ حال باہم مربوط نظر آتی ہے۔ زیرِ نظر مقالے میں ان کے اہم ناول ”آئیڈنٹٹی کارڈ“ کا فکری و فنی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ناول میں اسلامی تہذیب و روحانیت کے تاریخی سفر، انسانی شناخت کے مسئلے، تقسیم ہند کے اثرات اور جدید عہد میں مسلمانوں کو درپیش سماجی و تہذیبی مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ ناول کے چار ابواب، عبدالعزیز، عبدالرزاق، عبدالجبار اور عبدالسلام، مختلف تاریخی اور تہذیبی ادوار کی علامتی نمائندگی کرتے ہیں۔ مصنف نے مذہبی و روحانی روایت کو جدید انسانی شعور اور شناخت کے بحران سے مربوط کرتے ہوئے ماضی اور حال کے درمیان ایک فکری رشتہ قائم کیا ہے۔ مقالے میں ناول کی موضوعاتی وسعت، علامتی اسلوب، کردار نگاری، زبان و بیان، شعری آہنگ اور غیر روایتی فنی ساخت کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ”آئیڈنٹٹی کارڈ“ محض مذہبی یا تاریخی ناول نہیں بلکہ شناخت، تہذیب، روحانیت اور جدید انسانی اضطراب کا ایک جامع فکری و فنی اظہار ہے۔

کلیدی الفاظ (Keywords)

صلاح الدین پرویز، آئیڈنٹیٹی کارڈ، اردو ناول، فکری مطالعہ، فنی مطالعہ، اسلامی تہذیب، روحانیت، انسانی شناخت، تہذیبی بحران، تقسیم ہند، علامت، استعارہ، شعری نثر، جدید ناول۔

تعارف

صلاح الدین پرویز اردو ادب کے ان تخلیق کاروں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے شاعری اور ناول نگاری دونوں اصناف میں اپنے منفرد اسلوب اور فکری رویے کے باعث نمایاں مقام حاصل کیا۔ ان کی ادبی شخصیت کسی ایک صنف تک محدود نہیں بلکہ شاعری، فکشن، زبان و بیان کے تجربات اور تہذیبی شعور کے مختلف پہلوؤں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ان کی شاعری میں لسانی تجربات اور اسلوبی جدت نمایاں ہیں، جب کہ ناول نگاری میں تاریخ، تہذیب، مذہب، اساطیر، روحانیت اور انسانی نفسیات باہم مربوط دکھائی دیتے ہیں۔

صلاح الدین پرویز کے ناولوں کا موضوعاتی اور زمانی دائرہ خاصا وسیع ہے۔ وہ انسانی تہذیب کو محض تاریخی واقعات کے تسلسل کے طور پر نہیں دیکھتے بلکہ اس کے مختلف ادوار، فکری تغیرات اور تہذیبی تجربات کو علامتی اور استعاراتی پیرایے میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے ہاں ماضی محض ماضی نہیں رہتا بلکہ حال کی تفہیم اور مستقبل کے امکانات کو سمجھنے کا وسیلہ بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ناولوں میں تاریخ اور عصری شعور کے درمیان ایک مضبوط رشتہ قائم ہوتا ہے۔

برس پر محیط اسلامی فکر کی بنیادی روح کے استعارے کے طور پر دیکھا ہے۔

اس اعتبار سے "آئیڈنٹٹی کارڈ" کا عنوان بھی خاصی معنویت رکھتا ہے۔ شناختی کارڈ عام طور پر کسی فرد کی قانونی شناخت، شہریت اور وجود کی علامت ہوتا ہے، لیکن صلاح الدین پرویز اسے ایک وسیع تر تہذیبی اور روحانی شناخت کے استعارے میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یوں عنوان فرد سے بڑھ کر ایک تہذیب، مذہبی روایت اور اجتماعی حافظے کی شناخت کا سوال بن جاتا ہے۔

اسلامی تہذیب اور روحانی روایت

اردو ناول میں اسلامی تاریخ اور مذہبی روایات کو موضوع بنانے کی ایک طویل روایت موجود ہے۔ عبدالحلیم شرر، صادق حسین سردھنوی، نسیم حجازی اور رئیس احمد جعفری جیسے ناول نگاروں نے اسلامی تاریخ اور مذہبی موضوعات کو اپنے فکشن کا حصہ بنایا۔ تاہم "آئیڈنٹٹی کارڈ" کا فکری دائرہ صرف تاریخی واقعات کی بازیافت تک محدود نہیں۔ اس میں مذہبی روایت کو ایک روحانی اور تہذیبی تجربے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

ناول میں اسلامی روحانی روایت کو مختلف انسانی اور تہذیبی سطحوں سے مربوط کیا گیا ہے۔ مختلف مذاہب اور تہذیبی پس منظر رکھنے والے کرداروں کے ذریعے یہ تصور سامنے آتا ہے کہ روحانی تجربہ کسی ایک جغرافیائی یا نسلی گروہ تک محدود نہیں۔ اس طرح ناول مذہب، روحانیت، انسانی شعور اور تہذیبی شناخت کے درمیان ایک فکری رشتہ قائم کرتا ہے۔

یہی پہلو "آئیڈنٹٹی کارڈ" کو محض مذہبی ناول کے بجائے ایک تہذیبی اور فکری ناول کی سطح تک لے جاتا ہے۔ ناول نگار اسلامی تاریخ اور روحانی روایت کو جدید انسان کے شناختی بحران سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

صلاح الدین پرویز کا پہلا ناول "نمرتا" ہے جس میں انسانی تہذیب کے طویل سفر کو علامتی کرداروں کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ ان کے دوسرے ناول "سارے دن کا تھکا ہوا پرش" میں ہند اسلامی تہذیب کے مختلف ادوار اور اس کے عروج و زوال کو موضوع بنایا گیا، جب کہ "ایک دن بیت گیا" میں جدید تہذیب اور اس کے پیدا کردہ مسائل کو فنی سطح پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یوں ان کے ناولوں میں انسانی تہذیب، وقت، تاریخ، روحانیت اور عصری زندگی کے مختلف پہلو مسلسل موضوع بنتے رہے ہیں۔

ان کے ناول "آئیڈنٹٹی کارڈ" کو اسی فکری سلسلے کی ایک اہم کڑی قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ ناول 1989ء میں شائع ہوا اور اس کی ساخت چار ابواب پر قائم ہے، جن کے عنوانات عبدالعزیز، عبدالرزاق، عبدالجبار اور عبدالسلام ہیں۔

"آئیڈنٹٹی کارڈ" کا فکری پس منظر

"آئیڈنٹٹی کارڈ" میں صلاح الدین پرویز نے انسانی شناخت کے مسئلے کو مذہبی، تہذیبی، تاریخی اور روحانی تناظر میں پیش کیا ہے۔ ناول کا بنیادی سوال یہ ہے کہ انسان کی شناخت صرف اس کے نام، وطن یا مذہبی نسبت سے متعین ہوتی ہے یا اس کے پیچھے ایک وسیع تہذیبی اور روحانی شعور بھی کارفرما ہوتا ہے۔

ناول کے چار ابواب دراصل مختلف ادوار اور تہذیبی تجربات کی علامتی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان چاروں کرداروں کو صرف انفرادی کردار سمجھنا ناول کی فکری ساخت کو محدود کر دیتا ہے۔ ان کے ذریعے ایک طویل روحانی اور تہذیبی سفر کی تشکیل ہوتی ہے۔ بعض ناقدین نے بھی ان چار کرداروں کو ڈیڑھ ہزار

جدید عہد اور مسلم شناخت

ناول کا ایک اہم فکری پہلو مسلم شناخت کا مسئلہ ہے۔ جدید دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پیدا ہونے والے سیاسی، سماجی اور فکری تصورات نے مسلم شناخت کو متعدد سوالات سے دوچار کیا ہے۔ صلاح الدین پرویز نے اسی پس منظر میں اسلامی تہذیب کے تاریخی اور روحانی سرمائے کی بازیافت کو اہمیت دی ہے۔

ناول میں سلمان رشدی کی "شیطانی آیات" کے حوالے سے شدید ردِعمل بھی اسی فکری تناظر میں سامنے آتا ہے۔ یہاں مصنف کا لہجہ احتجاجی اور جذباتی ہو جاتا ہے اور وہ اسلام کے خلاف سمجھے جانے والے فکری رویوں پر سخت تنقید کرتا ہے۔

اس سلسلے میں ناول کا یہ اقتباس قابلِ مطالعہ ہے:

> "...... تم بہت ترقی پسند، لبرل اور انٹلیکچول ہو تو سنو۔ تمہاری ماں فاحشہ ہے۔ تمہارے باپ کی غیر حاضری میں نا محرم اپنے نرلجیہ تخلیق کے عجائب خانے میں بلاتی ہے پھر تم پیدا ہوتے ہو۔ تمہارے نام تمہارے باپ بہت محنت سے رکھتے ہیں۔ سنو تمہارا باپ بد کار ہے۔ رات کی تاریکیوں میں لعنتیں بانٹ کر اپنے گھر لوٹتا ہے تو ہذیان کے پنوں پر غیر ملکی قلم سے اپنے وسوسے غلیظتا ہے۔ شیطانی آیات کا مصنف بن کر انعام پانے کی خوشی میں بہت سارا بول و براز خود بھی کھا پی جاتا ہے۔ تمہارے باپوں تمہارے پتاوں کے نام کچھ ایسے ہی ہو سکتے ہیں جیسے ابو جہل، تم یا سلمان رشدی۔ سنو تمہارا ولد تمہاری حرکتیں دیکھ کر سات برس کی عمر میں ہی جوان ہو گیا ہے۔ اب اس کی نظریں محلے، پڑوس سے ہو کر گھر میں بھٹکنے لگی ہیں جہاں تمہاری ماں بیوی، بہن اور بیٹی بھی رہتی ہے۔ اب وہ ولد تمہاری طرح جاگنا، سونا اور سوچنا چاہتا ہے۔ وہ بھی کسی ایجنسی کا منتظر ہے، جو اسے ماسکو، واشنگٹن یا تل ابیب بھیج دے اور وہ شیطانی آیات کا ترجمہ کر سکے (اگر لکھ نہ سکتا ہے)
>
> تم بہت ترقی پسند، لبرل اور انٹلکچول ہو۔ تمہیں یہ سب سن کر کیسا لگا۔ برا لگا نا۔ تو جواب دو تم نے کیوں ہمارے محمدؐ کے خلاف لکھنے والے کی تصدیق کی۔ یہ کیوں تمہارے اندر کی خوشی مسلسل چھپانے سے بھی نہیں چھپ رہی ہے۔ تم دراصل کچا ٹھٹھرتا ہوا جام ہو، یونک اور بزدل ہو۔ تم مومنوں کی ماؤں پر بہتان لگانے والوں کا ساتھ دے رہے ہو۔ تم کیوں محمد کے دوستوں کے مخالف ہوئے۔ تم نے کیوں محمدؐ کے دشمنوں کے مینی فسٹو پر اپنے دستخط انڈیل دئے۔" (1)

یہ اقتباس ناول کے احتجاجی اور مزاحمتی رویے کی نمائندگی کرتا ہے۔ مصنف نے یہاں مذہبی شناخت، فکری آزادی اور اسلامی تہذیبی شعور کے باہمی تصادم کو شدید لہجے میں پیش کیا ہے۔ اس اقتباس کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ ناول نگار کا اسلوب روایتی متوازن بیانیے کے بجائے جذباتی، خطیبانہ اور شعری اظہار کی طرف مائل ہے۔

تہذیبی انتشار اور روحانی مزاحمت

"آئیڈنٹٹی کارڈ" میں تہذیبی انتشار کا مسئلہ بھی مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ مصنف کے نزدیک جدید دنیا میں تہذیبی شناخت کا بحران صرف سیاسی یا سماجی مسئلہ نہیں بلکہ روحانی بحران بھی ہے۔ اسی لیے وہ ماضی کی روحانی روایت کو جدید عہد کی بے سمتی کے مقابل ایک متبادل فکری امکان کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

ناول کے آخری باب "عبدالسلام" میں یہ مسئلہ زیادہ شدت کے ساتھ سامنے آتا ہے۔ اس باب

"........ لیکن اس ملک میں ہمیں باہر کا سمجھا جاتا ہے ...... نہ ہمیں کوئی تعلیم دینا چاہتا تھا ...... نہ نوکری اور نہ روٹی ......
یہ کہتے ہیں ہم غدار ہیں-- غدار اس لیے کہتے ہیں کہ پاکستان بن گیا-- جس کے بنانے میں جتنا ہاتھ مسلمانوں کا ہے اتنا ہی ہندوؤں اور انگریزوں کا-- تو سن یہ انیس سو سنتالیس کے پاکستان بننے کا ٹیکس ہے- جو ان جوانوں سے وصول کیا جا رہا ہے--- جنہوں نے انگریزوں کو ہندوستان سے بھگایا تھا اور ہندوستان سے عشق کیا تھا-- عشق کر رہے ہیں-- عشق کرتے رہیں گے-- کون بچہ بھلا ماں کی کوکھ کے علاوہ کہیں رہ سکتا ہے۔'-------؟'" (3)

یہاں وطن اور شناخت کے درمیان موجود پیچیدگی نمایاں ہوتی ہے۔ تقسیمِ ہند کے بعد ہندوستان میں رہ جانے والے مسلمانوں کے لیے اپنی سرزمین سے وابستگی اور مذہبی شناخت کے درمیان جو سیاسی و سماجی کشمکش پیدا ہوئی، ناول اسے انسانی سطح پر محسوس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
یہ پہلو ناول کو محض مذہبی یا روحانی فکشن تک محدود نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے تقسیمِ ہند کے بعد کی سماجی تاریخ سے بھی مربوط کرتا ہے۔ اس اعتبار سے ناول میں شناخت کا سوال ایک کثیرالجہتی مسئلہ بن جاتا ہے جس میں مذہب، وطن، تاریخ، زبان اور تہذیب سب شامل ہیں۔

ناول کی ساخت اور چار ابواب

"آئیڈنٹٹی کارڈ" کی فنی ساخت اس کے فکری نظام سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ ناول کے چار بنیادی ابواب عبدالعزیز، عبدالرزاق، عبدالجبار اور عبدالسلام کے نام سے قائم کیے گئے ہیں۔ یہ چاروں نام محض کرداروں کے نام نہیں بلکہ

میں خواب، خوف، آسمان، چنگاری اور صور جیسی علامتیں استعمال کی گئی ہیں۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

"بے وقوفوں------
میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ آسمان چنگاریوں سے بھر گیا ہے۔ تم ان چنگاریوں کی زد میں ہو۔ یکایک کسی نے صور پھونکا ہے۔ تم اس صُور کی زد میں ہو۔ تبھی آسمان سے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں بڑے بڑے آسمان بن کر تمہاری چھوٹی چھوٹی زمینوں پر لڑھکنے لگی ہیں۔ اس وقت تمہاری شکل ابو جہل اور سلمان رشدی سے کتنی مل رہی ہے۔ تم گھگھیا رہے ہو، تم ، تم وہ نہیں ہو لیکن انتم سمے آ گیا ہے--------" (2)

یہ اقتباس ناول کے علامتی نظام کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ آسمان، چنگاری اور صور جیسی علامتیں ایک بڑے روحانی یا تہذیبی تغیر کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ابو جہل اور سلمان رشدی کے نام یہاں محض تاریخی یا معاصر شخصیات کے طور پر نہیں بلکہ فکری مخالفت اور مذہبی تصادم کی علامتوں کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

تقسیمِ ہند اور ہندوستانی مسلمان

ناول کا ایک اہم باب تقسیمِ ہند کے بعد ہندوستان میں رہ جانے والے مسلمانوں کی سماجی اور تہذیبی صورتِ حال سے متعلق ہے۔ یہاں "آئیڈنٹٹی کارڈ" کا مفہوم مزید وسیع ہو جاتا ہے۔ شناخت اب صرف مذہبی نسبت کا سوال نہیں رہتی بلکہ شہریت، وطن، سماجی قبولیت اور تہذیبی وابستگی کے سوالات سے بھی جڑ جاتی ہے۔
ناول میں ہندوستانی مسلمانوں کے حوالے سے تعلیم، روزگار، سماجی شناخت اور حب الوطنی کے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس ضمن میں یہ اقتباس خاص اہمیت رکھتا ہے:

نفسیاتی تعارف سے زیادہ ان کے علامتی کردار میں پوشیدہ ہے۔

علامتی اسلوب

صلاح الدین پرویز کی ناول نگاری کی بنیادی خصوصیات میں علامت اور استعارہ نمایاں ہیں۔ "آئیڈنٹیٹی کارڈ" میں بھی مختلف کردار، واقعات، نام اور تصویری کیفیات اپنے ظاہری مفہوم سے آگے بڑھ کر علامتی معنی پیدا کرتے ہیں۔

خود عنوان "آئیڈنٹیٹی کارڈ" ایک مرکزی علامت ہے۔ شناختی کارڈ فرد کی ظاہری شناخت کی تصدیق کرتا ہے، لیکن ناول اس سوال کو اٹھاتا ہے کہ انسانی وجود کی اصل شناخت کیا ہے۔ اس سوال کے جواب کی تلاش میں ناول مذہب، تہذیب، تاریخ اور روحانیت کے مختلف دائروں سے گزرتا ہے۔

یہی علامتی سطح ناول کو محض واقعاتی بیانیہ بننے سے روکتی ہے اور اسے ایک فکری متن میں تبدیل کرتی ہے۔

زبان و بیان

صلاح الدین پرویز کی زبان ان کی فنی شناخت کا اہم حصہ ہے۔ انہوں نے نثر میں شعری آہنگ، استعاراتی اظہار اور علامتی لفظیات سے کام لیا ہے۔ ان کی زبان بعض مقامات پر روایتی نثر سے مختلف ہو کر ایک ایسی شعری فضا پیدا کرتی ہے جس میں واقعات اور خیالات کے بجائے احساس اور تاثر زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

ناول کے بعض مقامات پر مصنف نے سخت، تلخ اور جارحانہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ بظاہر یہ الفاظ نفرت اور حقارت کا اظہار کرتے ہیں، لیکن ان کے پس منظر میں مصنف کی تہذیبی وابستگی اور مذہبی جذبات موجود ہیں۔ یہی تضاد ان کے اسلوب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

ناول کے مختلف تہذیبی اور زمانی مراحل کی علامتی نمائندگی کرتے ہیں۔

ابتدائی تین ابواب میں ماضی، روحانی روایت اور ہند اسلامی تہذیب کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں، جب کہ آخری باب جدید عہد کے اضطراب اور شناختی بحران کو نمایاں کرتا ہے۔ اس طرح ناول کی ساخت ایک ایسے زمانی سفر کی تشکیل کرتی ہے جس میں ماضی اور حال مسلسل ایک دوسرے سے مکالمہ کرتے ہیں۔

یہ ساخت ناول کے بنیادی تصور "شناخت" کو بھی تقویت دیتی ہے۔ ماضی کی بازیافت کے بغیر حال کی شناخت مکمل نہیں ہوتی اور حال کے بحران کے بغیر ماضی کی معنویت بھی پوری طرح واضح نہیں ہوتی۔

کردار نگاری

ناول کی کردار نگاری روایتی حقیقت پسندانہ ناولوں سے مختلف ہے۔ یہاں کسی ایک کردار کو مکمل طور پر مرکزی حیثیت حاصل نہیں بلکہ مختلف کردار ناول کے مختلف فکری اور تہذیبی مرحلوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

عبدالعزیز، عبدالرزاق، عبدالجبار اور عبدالسلام بنیادی کرداروں کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ ایک کردار کا فکری اور تہذیبی سفر مکمل ہوتا ہے تو دوسرا کردار اس سلسلے کو آگے بڑھاتا ہے۔ اس طرح چاروں ابواب باہم مربوط رہتے ہوئے بھی اپنی الگ شناخت قائم رکھتے ہیں۔

ان کے علاوہ آرادھنا، حلیمہ، سائرہ، علی، صدیق، عمر اور رادھا وغیرہ بھی ناول کے کرداروں میں شامل ہیں۔ ان کرداروں کے ذریعے مذہب، تہذیب، محبت، انسانی رشتوں، روحانیت اور شناخت کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں۔

اس ناول میں کردار فرد سے زیادہ ایک فکری یا تہذیبی تصور کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کرداروں کی معنویت ان کے ذاتی

نتیجہ

صلاح الدین پرویز کا "آئیڈنٹٹی کارڈ" اردو ناول میں ایک منفرد فکری و فنی تجربے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں اسلامی روحانی روایت، ہند اسلامی تہذیب، جدید مسلم شناخت، تقسیمِ ہند کے بعد کی سماجی صورتِ حال اور جدید تہذیبی بحران کو ایک وسیع فکری تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔

ناول کے چار ابواب اور ان کے بنیادی کردار ایک طویل تہذیبی اور روحانی سفر کی علامتی تشکیل کرتے ہیں۔ ماضی کی بازیافت کے ذریعے مصنف نے حال کے تہذیبی اور شناختی بحران کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس اعتبار سے ناول میں تاریخ محض ماضی کا بیان نہیں بلکہ عصرِ حاضر کے مسائل کی تعبیر کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

ناول کا عنوان "آئیڈنٹیٹی کارڈ" اپنی معنوی وسعت کے باعث پوری تخلیق کا مرکزی استعارہ بن جاتا ہے۔ یہ شناختی کارڈ کسی ایک فرد کا نہیں بلکہ ایک تہذیب، ایک روحانی روایت اور ایک اجتماعی حافظے کا شناخت نامہ بن جاتا ہے۔

صلاح الدین پرویز نے شعری زبان، علامت، استعارہ، تاریخ، روحانیت اور تہذیبی شعور کو باہم مربوط کرکے اردو ناول کے لیے ایک مختلف فنی راستہ اختیار کیا۔ ان کا یہ تجربہ روایتی ناول کے ڈھانچے سے مختلف ہونے کے باوجود اردو فکشن میں ایک قابلِ توجہ اور منفرد اضافہ ہے۔

چنانچہ "آئیڈنٹٹی کارڈ" کو صرف مذہبی یا تاریخی ناول قرار دینا اس کی فکری وسعت کو محدود کرنا ہوگا۔ یہ بنیادی طور پر شناخت، تہذیب، روحانیت، تاریخ اور جدید انسان کے بحران کا ناول ہے، جس میں ماضی اور حال ایک دوسرے کے آئینے بن کر سامنے آتے ہیں۔

سلیم احمد نے صلاح الدین پرویز کے فنی رویے کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

> “وہ ...... محبتوں کی زبان بولنا چاہتا ہے مگر جب حقارت اور نفرت کے تلخ لفظ اس کی زبان پر آتے ہیں تو اس کی سچائی بھی محبت کے لفظوں سے کم نہیں ہوتی۔ وہ مثبت اور منفی کو ملانا جانتا ہے۔ اور تضادات کی ہم آہنگی اور تضادات کے تصادم اور پیکار کا یہی کھیل صلاح الدین کا فن ہے------” (4)

فکری و فنی جائزہ

تحقیقی نقطۂ نظر سے "آئیڈنٹیٹی کارڈ" کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس میں مذہبی اور تہذیبی موضوع کو روایتی تاریخی ناول کی سطح پر نہیں رکھا گیا بلکہ اسے شناخت، روحانیت اور جدید انسان کے بحران سے مربوط کیا گیا ہے۔

ناول کی فکری ساخت میں تین بنیادی سطحیں نمایاں ہوتی ہیں:

- روحانی و مذہبی سطح: اسلامی روحانی روایت اور مذہبی شعور کی بازیافت۔
- تہذیبی سطح: ہند اسلامی تہذیب اور اس کے تاریخی ارتقا کا مطالعہ۔
- عصری سطح: جدید دور میں شناخت، تہذیبی انتشار اور مسلمانوں کے سماجی مسائل۔

فنی اعتبار سے علامتی کردار، غیر روایتی ساخت، شعری نثر، تاریخی حوالہ جات اور زمانی تسلسل اس ناول کی اہم خصوصیات ہیں۔ تاہم یہی فنی پیچیدگی بعض مقامات پر ابلاغ کو مشکل بھی بناتی ہے۔ ناول کی زبان، علامتوں کی کثرت اور فکری حوالوں کی تہ داری عام قاری سے زیادہ فعال اور گہرے مطالعے کا تقاضا کرتی ہے۔

حوالہ جات

1) صلاح الدین پرویز ۔۔ آئیڈنٹٹی کارڈ ۔ ص 246

2) صلاح الدین پرویز ۔ آئیڈنٹٹی کارڈ ص۔ 247

3) صلاح الدین پرویز ۔ آئیڈنٹٹی کارڈ ص۔ 194/195

4) سلیم احمد ۔ آئیڈنٹٹی کارڈ فلیپ